رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD No. A.785



M.H. Imam Artist

Lucknow

اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر حنا خاص ترکیب سے بنتا ہے

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹرس سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریفانہ پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے حسب طلب یا مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ [illegible]۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف ہمت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن ہمیشہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے [illegible] منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اُسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کرلی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہو فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈروں میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اطلاع: [illegible] کے شائقین کا بہترین تحفہ [illegible] مفصل اشتہار صفحہ ۲۲ و ۲۳ کے درمیان [illegible] میں ملاحظہ ہو۔

اطلاع
[illegible]
سید قاسم
دفتر اخبار

جلد ۱۳ نمبر ۱۰

مضامین

۲۱ مارچ ۱۹۲۸ء

غزل

(از جناب ...)

آپ عاشق زلف کے ہیں نام پیدا کیجیے
جنگلوں میں جا کے دن بھر سانپ ادا کیجیے

اب تلووں میں کے اس بت کا نظارا کیجیے
ڈال کر لے لیجیے چندر بنایا کیجیے

سر قدوں کا ہے تیار اک دستار کیجیے
یار کے دل پر بھی اک حملہ کرارا کیجیے

دیکھیے پڑ جائے گا حضرت قیس ایک دن
یوں نکلے نہ در سے لیلے کو پکارا کیجیے

عاشقوں کے دل کی دولت لٹنا ہے گر منظور
حسن کی دوکان کا پہلے دوالا کیجیے

دل ان کا بیمار غم ہے اور علاج اپنی ضعیف
اے جناب عشق یوں ہنستے تماشا کیجیے

حضرت پروانہ بھی نام میں ہے بار قسار
شمع کو اس طرح سے لا تیں مارا کیجیے

پھر کو دل ہی رہے گا گر یہی ہے خیال
عاشقوں کی زندگی کا حال کیا کیجیے

حسن کے نگر سے عاشق فزول دل کی پتنگ
اُپنا ہے پنا یہی دن بھر پکارا کیجیے

دل کو چار سے میاں مجنوں فراز کیجیے
کہتے کہتے آتش عشق نام لیجیے کیجیے

آہی جھانت ہوئے عقب نیر منظم
پھر کر شما ہل سے ڈکارا کیجیے

حسن کی بجلی گرا کر جھنک دیکھیے ہو کچھ
پھر کچھ دانے کی کیوں زحمت گوارا کیجیے

رنگ کیسے میں دو آنکھیں جا چلیں جسم
آج تو گھر میں کچھ اور عشق ذلیل کیجیے

تقویم نوروز دل افروز

سیاہی رفت و فردا ہمچناں معلوم نیست
درمیان این و آن فرصت شمار امروز را

خدا کی حمد کیا کیجیے کہ وہ تو ہماری حد سے متجاوز ہے ان رسم کی پابندی ضرور ہے۔ اے اسٹر آج یہ اچھا ہے ہم سب بڑے ہیں۔ بڑے ہوتے ہیں پر بھی کسی خبر کے نہیں تیرے ہیں۔ تیرے کہلاتے ہیں اور پھر بھی بڑے رہیں اصل تحویل نہیں کرتا۔ بس ہوا یا نوروز کرو دل۔

اما بعد۔ جیسے صاحب چاہے کوئی خوش ہو یا نا خوش اکیس مارچ کو نوروز ہو گا اور ضرور ہو گا۔ غالباً اس زمانہ سے کہیں سائیں کی بادشاہ انگلستان کی تحویل ہر سال میں حضرت خورشید جہان تاب رات کو دو بجے کے بعد چپ چپاتے قدم رکھیں گے کوئی بڑے لاٹ صاحب تو ہیں نہیں کہ ان کے وقت ورود توپیں چھٹیں گی عالم بھر کے باجے گرش بجنا چاہیں۔ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو گی۔

برج مبارک ملاحظہ ہو۔ نا گے سینے کر کچھ پر سوار وا ہنے ہاتھ میں کمان بائیں میں بجلی۔ پشت پر ترکش۔ سامنے کتاب اور مٹھائی کی ٹوکری۔ پوشاک دھانی۔

امیر خسرو دہلوی سے چار پیر بھائی نے فرمائش کی تھی کہ کچھ پونے گئے اور دھانی کا شعر نہیں سنا ہیں۔ انھوں نے کہا سے

کھیر پکائی جتن سے چرخہ دیا جلا
آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا

ہم ضرورت شاعر نہیں ایک ظریف ہیں اس لیے نوروز میں سات مختلف خیال چیزوں کا باہمی لگاؤ بیان کرتے ہیں۔

گھر سواری کے قابل جانور نہیں گر جس سلطنت کے مقبوضات میں کسی وقت آفتاب غروب نہیں ہوتا وہ صرف ہندوستان کی بدولت آج دیگر ممالک سے ممتاز ہے ہندوستان اور انگلستان کی قربت کا راز

عطیہ حضرت ہندوستان ہے۔ سواری گھوڑے کی ترقی ہوئی تھی کرکٹ کی بھول بھلیاں میں خفا و مند مشک (و) یا ان کا گاہیں کرتے تھے بھول بھلیوں میں دریا سے تیل سے ایک چیلی سی نہر بنائی کہ سندھ بلیانی بھر جاتا تھا۔ ایسی شینیں لگائی گئی تھیں کہ دم بھر میں پانی غائب ہو جاتا تھا۔ اگر انگلستان کا آفتاب سلطنت گر پر سواری نگاتے تو ہیں جناں میں ہیں جب کہ آ جکل خفا و مند مشک کسی قدر بھرے ہوئے ہیں لہذا ہم یہ کہتا ہے کہ آفتاب سلطنت گر پر سوار ہے گر کو اگر کر کے مشک سوار صاحب جان بچاتے ہیں۔

واہنے ہاتھ میں کمان ہے۔ کیوں نہ دل لگا دینے پر بھی کمان کمانڈ کی صورت میں خدمت ادا کر سکتی ہے۔ آجکل چلا کمان رہ گئی۔

بائیں ہاتھ میں بجلی ہے۔ کہ جس کے ہاتھ میں ہو تا تب کی بات نہیں عالم ہے آپ ہے کر پھلیاں چاہیں کمان ہاتھوں میں تو تڑپنے کے سوا چارہ ہی کیا ہے۔

پشت پر ترکش ہونے کی علت اصل ظاہر ہے کمان جو اور تیر نوروز اب سوش ہے۔ کوئی دونے بیچے ترکش میں دو تیر نہیں ہم ہاتھ کے بہادر بنتے ہیں۔

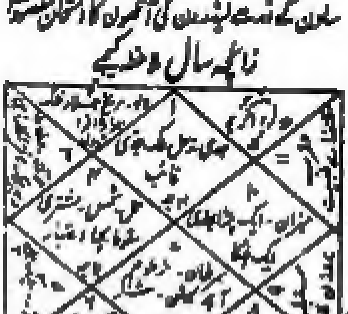
کتاب اگلے پچھلے کارنا موں کی یادداشت ہے جو ہم سب یاد کر رہے ہیں۔

مٹھائی کا لین پر تیل ہے ہم شکر کا جبر یا اسٹاوی کا الہام ہے۔ منہ میٹھا کیجیے اور ہاتھ بھی لگا لیجیے

پانو تا ہے ہم کیسے واہ | نہ بیٹھیں اور کیا ارشاد
ہر برج اور نوشتہ ہے | جن استاد ہے تعمیر چمن

سبز پوشاک جنت سبز کی علامت ہے۔ ہر کے سادھی ہے اپنے کہار دن پر کیف دھانی رنگ پوشاک ہے میں سبزی کا جوان دھوپ پہلے سے سبزی اور ہو سکتی ہے سالوں کے شست لیڈیں کی آنکھوں کا امتحان مقصود ہے

زائچہ سال ملاحظہ کیجیے



پہلا خانہ ہے جدی۔ اپنی سنبھر گسا ہوا ہے تشخیص
غلطی کے اعتبار سے جدی اور آبائی گدی پر مغرور
ہونے والے لیڈر جان کی گدی سر پر ہو گئی ہے
جدی کے معنی میں بوڑھا دنبہ بکرے کی کہ سینگ
پر مزاحم ہے غصی ہو جائیں لاتا ہے گوشت چھپا
ہوگا کھانے والے مزا کرینگے نسل دوسروں کا آزوقہ
بننے سے محفوظ رہے گی۔

آپ کو سوجھتی نہیں کو لذت
یہ مزا ہم کباب میں رکھا

دوسرا خانہ ہے دلو جولاہو
فلک برج صاحب اس کے
مالک ہیں۔ جس میں عراق کو
خبر سنانی چاہیے۔ سنا ہے چرخہ میں
خون ہو۔

تیسرا خانہ حوت ہے۔ منشی
عطارد صاحب جلوہ نشیں
ہیں۔ سوئٹ گورنمنٹ کے آج
جال پھیلائینگے مانند مکڑی کے
بنتیسرے لاخانے سپوت ہونے
چوتھے خانہ میں حمل و شمس کا
کا جوڑا ہے۔ حمل برج کا
نام ہے۔ بچہ زبردست ہوگا
مگر چال چلنی معدوم ساتھ میں
ہوں گی۔

پانچواں خانہ ثور ہے۔
بچوں کی آنکھیں بڑی ہونگی
سینگ نکلنے کا اندیشہ ہے
تاہمیے کی نسل کر جاہیے۔

چھٹا خانہ جوزا ہے لیکن نحسی زدہ ہے جوڑ
برخوردار ستارہ مرگ جوانی نہ ہوگی۔ یعنی جوگی دیکھ کر
کر وہ قرآن صورت منصوب ہو جائینگے۔ اس اپنی سرگی
جزدان ہوگا۔ وصل حقیقی کے معنی یہی ہیں۔

ساتواں خانہ سرطان ہے۔ جو سرکا جانور ہے۔
آتی ہے ایک مرض کا نام بھی ہے اسکی نحسی دفع
کے واسطے لازم ہے۔ پولیٹیکل وقت کے خاتمہ ہونے تک

اگر ان حضرت نے یا سرطان کا علاج کرا لیا تو اچھے رہینگے
گر رسکا اگر ہے تو بیچے چاہنے والوں کی چاندی میں کوئی
شک نہیں۔

آٹھواں اسد ہے۔ جو گردش کے بعد بچارہ میں
غفلت کی نیند ہوگی بے بطلانی نشان۔

نواں سنبلہ ہے۔ بنگالی بابوؤں کو فائدہ ہوگا۔

دسواں خانہ میزان ہے۔ باسنگ ہو کر پڑے رہا
ہیں۔ مگر یہ کب ہو سکتے ہیں۔

گیارھواں عقرب ہے جو ہر جگہ گئی کہیں ہو ڈنک نہ

ادھر ان کوس ہے۔ گو حلیہ گستہ ہے اور یہ
دکھوڑ رخنہ والا ہے جسے برائے مدد خاری سے محروم نکلے
ہو تو جھوٹے علمی امتحانی تیاری بیان سات جو نہا پڑ ہلکے
ہیں مگر بہت گھرے ہیں۔ یا الہی ہمارے ملک کی
پولیٹیکل سوشل تعلیمی تدبیری حالت تو سبحان اللہ۔ پہلا
کیرکٹر کے خلاف ہے۔ جسکی زبان ایک ہے اسکا باپ
ایک۔ وہ کوئی اور ہو گئے جنہیں پاس وضع خود نمائی
و نسل میں ہو ایک بڑی بات پر ہمیشہ تیے سوچا کو

ابھی بات کس قدر خطا میں ہے سال گزشتہ ہوگی
کہا گیا تھا حرت بہر رت پوچھا تھا۔ خیریت علی نہیں تو
حالت کیوں ہے۔ ان کسیقہ تیز ہو جاتا ہو گر
مسلمانوں کے حق الزام ہو چکا ورشاء لکھی اس
جلدبیس کے ذمہ دار ہونگے۔ الی آئندہ
ذاتی

وقت کال رسال

کرکٹ

سر فلزم کی حمایت میں ایک
ماہوار رسالہ زیر اہتمام تعلیم
مسٹر نظام سنگھ اکالی امرتسر
سے نکلا ہے۔ تقریباً ۷ جز کا
حجم ہے۔ مضامین اہل ملک
کی توجہ کے قابل ہیں۔ عوام
کی طاقت خدائی طاقت ہے۔
جس ملک کے عوام کمزور ہیں
اسے ہر سطح وردہ کا سامنا
رہتا ہے آخر ہندوستان میں
کیا نہیں ہے؟ آبادی نہیں
جاہل نہیں۔ پڑھے لکھے نہیں۔
صاحب ثروت نہیں ہستی نہیں؟
ہر طرح کے لوگ موجود ہیں کمی ہے
تو یہی کہ یہاں کے عوام جاہل
اور کمزور ہیں۔ فاقہ کشی انکی
معاش۔ ہاں آئی غربت بیماری
افلاس انکی تقسیم ہے آج
نہیں ورکوں سو کی جرت مقدم ہے یہ قبۂ رضوی
پڑھ کر جائیں تو وہ شئے کے لوگ زمرہ اور
دیکار ترقی۔ کے تو گر بھی اور جو جائیں۔ ان کے
منہ سے نکلے اور پہری جو اس دست وپاکستے گروہ
کے ہاتھوں۔ جہاں ۹۰ فیصدی کی حالت سے بے خبر
کسان اور مزدوری پیشہ ہے جہاں وہاں جو نے
اور عیاری لیڈر ہیں بکتے ہیں اور اگر کسیقدر
ہو تو کچھ دکھاوا ہی۔



جان بل:- اودن۔ اودن۔ بل کی لیتا ہے؟؟
مصر:- ابھی غرا نے۔ گو نشان دکھانے کی بات دوسری ہے مگر شرائط نامنظور۔

مرحوم کی ناکامی کا باعث ہے اور سرکار برطانیہ میں ان کے کلمات ہوتے تھے اور مانتے ہیں۔ (ترجمان ہی)
اگر آپ بھی خوش ہونا چاہتے ہیں تو شاہی کمیشن کو قبول کیجیے بس یہی کمیشن عرش کا زینہ ہے جس سے وہاں داخل ہو کر آپ عرش پر بھی نشین ہیں۔ وہ لوگ سامان آتے ہیں ہندوستان کی ترقی پسند قوم کو آمد و رفت کا کرایہ اسکا ہے کہ نہ جلسہ بلا دیکھے دیتے ہیں۔ پھر ہم ان کے واسطے دو دماغ اور ہاتھ مانگتے ہیں کہ کیا مقبرہ ملاتے ہیں۔ وہ لوگ آتے ہی تحقیقات کریں گے۔ جہاں میں کریں گے۔ پھر تیار ہو کر کچھ ... کے بعد ... آپ کو ... [illegible]
اسی میں ملک اور اہل ملک کا فائدہ ہے۔ اور حضرات یہ خیال کر کہ آپ کی کونسلیں اسمبلی یا لیڈروں کی بھی کچھ ... کوئی قائم مقام ہے صحیح نہیں۔ ... میں ... اس میں بھی نہیں شک ہے۔ ہم اسلام ہے ... بڑھا ... ملک اور ... عوام ... حضرات ... آپ ... کمیشن ... آپ اس سے کچھ ... دیکھیے: چلو سالوں کی سیر کرو: وہ کے ... خوب ... کا رومان سو گئے: وہ کے بہت خوب ... اور ... کے دانت ... آپ ... کیجیے ... کمان کی خرافت ہے ... بھی ... اور ... کی اجرت ... [illegible]
اگر عوام میں طاقت ہوتی تو ... کا ... دو ... جب کہ ... زندہ ... کونسل کی کرسیوں ... [illegible]

اس کو پنجاب یونیورسٹی (لاہور) ان کی وقت پر پاس کرا دیا گیا تھا کہ ملکی رہبر ڈیپوٹیشن کرتے تھے کہ وہ ممبران اسمبلی اور کونسل کو جو ملکی قائم مقام رکھتے تھے۔ جہاں یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ایک باروہ سکنڈ ... سالوں ... جناب ... ایک کیبنٹ میں ملکی قائم مقام بن جائیں اور دوسری کیبنٹ میں سر ... محمود آباد ... ڈاکٹر ... سر ... ملکی قائم مقام ... کون ہیں ؟
(۱) جنگل ... ہندوستان کی طرف ... کر کے ... ہے ؟
(۲) جنگل ... حفاظت میں ... کے خدمات ... ہیں ؟
(۳) جنگل ... ہندوستانی ... نہیں ؟
(۴) جنگلے ... اجلال کے ساتھ ... [illegible]
(۵) جنہیں ہندوستانی ... جانتے ہیں ؟
(۶) جنہیں ملکی زبان ... ہو ؟
(۷) جنہوں نے ہندوستان ... کی ... [illegible]

تمام ہندوستان کی تبلیغی انجمنوں کا واحد آرگن

اخبار مبلغ

ہندوستان کے ... دہلی سے ہفتہ میں ... ہے ... ہندوستان کے ہر گوشہ ... قوم کی خدمت ... اسلامی مذہب ... خلاف ... اسلام کی ... آئینہ ... کا صحیح ... طلب کرنے ... کیجیے ... [illegible]

منیجر اخبار مبلغ دہلی

(۱) جنگلے میں ... کی خدمت ... ہندوستان ... بھی ہو ؟
(۲) جنگلے ... حال ... میں ... کا اظہار ... کی ... طریقہ ... ہیں ... کے حقیقی ... کے حقوق کی اچھی حفاظت کی ؟
اگر عوام میں طاقت ہوتی تو پنجاب کا مشہور شاعر ... سو ... کی ... ملک کی ... تحقیق ... اصل ... کر سکتا۔
بہر حال ... خدمات کی ... سکتا ہے ... [illegible]



معقول اور قوی دلیلیں

(۱)

زید: بیٹے صاحب! ذرا کہہ دیجئے۔ آپ کی والدہ نے انتقال فرمایا۔ بندہ بھی ان کا وارث اور آپ کا بھائی ہے۔

عمرو: واہ حضرت میں نے تو آج پہلی بار آپ کی صورت دیکھی ہے۔ میں آپ سے ہرگز واقف نہیں ہوں آپ کون ہیں؟

زید: یہ خوب! اے جناب آپ نہیں جانتے جب آپ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور نہ بندہ موجود ہی ہوتا تھا اس وقت آپ کی والدہ مرحومہ کی بات چیت بندہ کے والد کے ساتھ ٹھہری تھی۔ پس اگر شادی ہو جاتی تو بندہ بھی آپ کی والدہ کے پیٹ سے پیدا ہوتا۔ اور آپ کا برادر بھائی ہوتا یا نہیں؟

عمرو: بے شک!

زید: اسی رشتے سے میں آپ کا بھائی ہوں۔ لے دلوائیے ترکہ بیل حجت نہ کیجیے۔

(۲)

خالد: وعلیکم آج بہت دنوں کے بعد آپ سے ملاقات ہوئی اب تو آپ غریب خانے پر تشریف ہی نہیں لاتے۔

ولید: کیا کہوں مجھے شرم آتی ہے۔

خالد: شرم کیسی؟

ولید: آپ تو ہیں بھلکڑ۔ یاد کیجیے اس روز میں نے دل لگی میں آپ کو سلام کہہ دیا تھا۔

خالد: خیر آپ نے آپ کو کیا کہا جو آپ بھولے نہیں پھرتے کی زبان ہی پھسل گئی تو پھسل گئی۔

ولید: آپ غور کیجیے یاد کیجیے بندہ حاضر نہیں ہوتا آپ کے روبرو اپنے دل میں کہیں گے۔ لڑکا کو سمجھا کا کتا ہے جب دیکھے دروازے پر کھڑا ہے سلام سلام کرتا ہے ٹھیک نہیں۔ میں اتنا ننگ ہرگز گوارا نہیں کر سکتا۔ اچھا تو حضرت صاحب کی خدمت میں دست بستہ تسلیمات۔ اور بندی محترمہ صاحبہ یعنی اہلیہ محترمہ کی خدمت میں سلام شوق کہہ دیجیے گا۔

۳

بکر: کہیے۔ میں نے سنا آپ مقدمہ جیت گئے؟

نعمان: جی ہاں۔ خدا نے بڑا فضل کیا۔ آپ خیال تو کیجیے ایک ساہوکار کی ڈگری ہوئی جاتی تھی۔

بکر: اور آپ روز بلا ناغہ رات کو سوتے وقت عمل بھی تو پڑھتے تھے؟

نعمان: جی ہاں۔ اسی عمل کا یہ اثر ہے۔ ماشاءاللہ میں تو مان گیا۔

بکر: بے شک بے شک۔ اب عرض یہ ہے کہ مجھے بھی کچھ مرحمت فرمائیے۔

نعمان: یعنی؟

بکر: یعنی روپیہ کچھ نہیں۔ ماشاءاللہ کر کے دے دیجئے ورنہ آپ کا سر ہوگا اور یہ ڈنڈا۔

نعمان: کچھ خیر ہے۔ آپ ہوتے کون ہیں؟

بکر: بیٹے جب آپ دعا کرتے تھے تو میں اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا ہوا آمین آمین کہتا تھا۔ آپ خود ہی قائل ہیں کہ اسی دعائے خیر ہی کا اثر تھا جو کام آیا۔ دعا کے پیچھے آمین شریک کی رہتی ہے لہذا آمین کرنے کا حق دلوائیے۔

کچھ اسی قسم کے حقوق ہندوستان کے خزانے پر سائمن کمیشن کے بھی قائم ہو گئے ہیں جیسا ہم نے دیکھا۔ ہمارا قصہ ہے لیکن خیال ہے۔

حکومت: ابھی کمیشن کا خرچ دلوائیے۔

ہند: اے حضرت کیسا کمیشن۔ کمیشن ہوتا کون ہے؟ جس کا بار ہم اٹھائیں۔

حکومت: کمیشن تمہارا برادر حقیقی ہے۔

ہند: آخر کس رشتے سے؟

حکومت: خیر خواہی ہند کے رشتے سے کیا تم نہیں جانتے کہ

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند

اسکے علاوہ ہم نے کئی مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ہم لوگ اہل ہند کو تجارت میں مدد دے رہے ہیں۔ یہ ایک حق ہوا۔ کئی بار ہمارے وہم ہوا کہ ہندوستان میں مشن اسکول اور کالج ضرور ہونے چاہئیں یہ دوسرا حق ہوا۔ ہمارا دل ہمیشہ یہ چاہتا ہے کہ ہندوستان کا ملک انگلستان کی طرح ہو جائے یہ تیسرا حق ہوا۔ ولایت سے ہندوستان تک پہنچنے میں جو مطالعہ کیا ہے ان کا خلاصہ یہ تھا کہ ہندوستانیوں کا خرچ ادا کرنا ہی چاہئے یہ چوتھا حق ہوا۔ ایک سفر کمیشن کے ارکان کسی جہاز میں شریک ہوئے اور ان ہندوستان کا ذکر انہیں اپنے کانوں سے سننا پڑا۔ یہ پانچواں حق ہوا۔

کمیشن ہندوستان کے کاروبار کی جانچ کرنا چاہتا ہے۔ چاہے یہیں ہو وہ بلایا جائے لہذا وہ شریک ہونے کا چھٹا حق ہوا۔ اور ساتواں حق۔۔۔۔۔۔۔۔

ہند: واہ! جیسے آپ کے حق۔ ایسی ذات سے کچھ ہمارا بھی حق ہوا یا نہیں؟

حکومت: بے شمار بے شمار۔

ہند: اے حضرت اول تو میں بھی واقف نہیں۔

حکومت: یہ بہر کیف خیالات ہوئے ہیں اور خوش ہی کے واسطے ہیں۔

ہند: کم از کم مجھے اجازت لے کر آتے۔

حکومت: واہ واہ ری الٹی سمجھ آسمان یا دوست رشتہ یا اجازت مشہور ہے جب جانے لگیں گے تو آپ سے پوچھ کے جایا کریں گے۔

ہند: تو جناب بھلا یا افسوس ہم کیا کہیں کیونکر یہ کیسے کہ آپ ہی نے صارف آمدورفت کا بل بنا لیا اپنے کمانے پینے کا بل بنا لیا۔ اپنے خرچ کا اور سرکار کا بل بنا لیا ایسا معلوم ہم نے کہیں دیکھا نہیں تھا۔

حکومت: تو کیا ہم اپنی خوشی سے آئے ہیں؟

ہند: تو کیا ہم بلانے گئے تھے جو آئے ہیں؟

حکومت: ہندوستان کی خاطر سے آئے ہیں آخر۔

ہند: خاطر کی بھی کوئی قیمت ہے؟

حکومت: قیمت نہیں تم نے سلطنت گزشتہ لکھا مانگی۔ ہم بن بلائے آئے ہیں۔ اس لئے ہمیں گویا حق سمجھو۔

ہند: انھوں نے جنگ کیا کام کیا؟

حکومت: دیکھ لیں چاہئیں؟

ہند: جا کے کیا کریں گے؟



قریب الظہور منظر

ہز ہائینس ریاست: اے حضور آپ اگر سمجھیں پرانے دوست بھی ہیں۔ امیر پہلے بھی ہیں۔ پرانے معاہدات ......

مسٹر کمیشن: جی ہاں اسکے علاوہ [illegible] بھی ہیں۔ [illegible] بھی ہیں مفید مطلب باتیں ملحوظ رہیں گی مطمئن رہیے۔

حکومت ۔ کیوں بتائیں ؟ ؟

ہند ۔ یہ آرام جاہی کیسی ؟

حکومت ۔ کیوں بتائیں ؟

ہند ۔ اچھا ایک پھیر تو ہو گیا اب سائمن کمیشن کے زور سے کہ یہ بھاڑا اور جا خرچ اصل ہو گا تو آپ کے ہاتھوں انھیں مل رہے گا ۔ باعزت و زر فرض وصول ہو جائیں گے تو اس کا بار کس کے سر پڑے گا ؟

حکومت ۔ ہمیں سے کیوں بتائیں ۔ بہر حال یہ آرام جاہی تمھارے کام سے ہے ؟

ہند ۔ آخر کام کی نوعیت تو معلوم ہو کیا کام ہے ؟

حکومت ۔ کیوں بتائیں ۔ بس اتنی بات ہے کہ تم خوش ہو جاؤ گے ۔ ملا ضرر جناب ذریت کی بخشش ہو جائے گی ۔ پھر یوں نہ ستاؤ گے ۔

ہند ۔ ابھی کچھ ہم بھی تو سنیں یہ بغیر کام کے سرمائی ہجرت کیسی ؟

حکومت ۔ کیوں بتائیں ؟

ہند ۔ کیوں بتائیں کا سبب ایک قوی دلیل ہے ۔ تمھاری کیوں بتائیں کا جواب یہی ہے کہ جہاں کمیشن جائے وہیں سے کیوں بتائیں کی آواز آئے ۔

مزاج شریف ۔ کیوں بتائیں ؟

اسم مبارک ۔ کیوں بتائیں ؟

خیر و عافیت ہے ؟ ۔ کیوں بتائیں ؟

بندہ حاضر ہو ؟ ۔ کیوں بتائیں ؟

اور کمیشن صاحب جب اپنے وطن مالوف کی طرف سلامت اعمال لے کے تشریف لیجائیں اور ہر سوال کا جواب کیوں بتائیں ہو یہاں تک کہ وزیر ہند اور نائب وزیر جب حیران رہ جائیں کہ یہ کیسا جواب ہے ۔ اور جس طرح [illegible] حکومت ہند نے کمیشن کا ساتھ دینے کے واسطے کونسل آف اسٹیٹ سے تین ممبر اسمبلی سے دو ممبر کیوں بتائیں [illegible] سے دو ممبر لے کے ایک سٹ تیار کر کے اعادہ کیا ہے اسی طرح دوسرے پھیرے میں [illegible] کی ایک خود ساختہ [illegible] جس کا خلاصہ کیوں بتائیں ہو حکومت انگلستان [illegible] کے پھیرے سے [illegible] ہو جائے گا ۔

حکایت ہے کہ ایک صاحب راہ میں روتے جاتے تھے ایک دوست نے پوچھا خیر تو ہے ۔ وقت اور تنگی میں بہتر ہے پوچھنے سے گریں [illegible] فرمایا گھر کا گھر تباہ ہو گیا ۔ دوست صاحب متحیر کہ انھوں نے تو عمر بھر شادی نہیں کی گھر نہیں بنایا ۔ تباہی کیسی ۔ دریافت کیا کہ آپ کی کوئی تو نہیں یہ تباہی کیسی ۔ بیچارے نے تفصیل بیان کی کہ ایک دفعہ مشاطہ آئی اس نے کہا پانسو روپیہ دو شادی کرا دوں ۔ اللہ جانتا ہے ایسی چاند سی ہے کہ دیکھ کر بھوک پیاس جاتی ہے ۔ بندہ نے [illegible] کیا ۔ دوبارہ آئی اور [illegible] کیا کہ [illegible] گئی اب دلھن کا [illegible] پانچ سو [illegible] خرچ [illegible] ہے ۔ خیر [illegible] دوسرا [illegible] حاضر ہے ۔ اسی طرح [illegible] بھائی [illegible] ہوا [illegible] گیا ۔ اس دفعہ [illegible] دوسری [illegible] عزیزوں کے [illegible] بہت اشتیاق تھا صاحب مشاطہ سے بہت تقاضا کیا کہ آج اس سال کے [illegible] شادی صاحب [illegible] بیگم صاحب پھر [illegible] تجہیز و تکفین [illegible] عاقبت [illegible] ۔ ابھی مشاطہ نے دونوں کی قبر دکھائی [illegible] آرہا ہوں ۔ دوست صاحب ہنسے اور کہنے لگے حضرت آپ کی بیگم صاحب کہاں رہتی تھیں ۔ بغیر دیکھے [illegible] ؟ بولے کہ حضرت اس [illegible] کی کچھ اطلاع نہیں میں تو روپیہ [illegible] بھرتا تھا ۔

کمیشن صاحب کا دوبارہ نزول اجلال اگر [illegible] اور [illegible] حکومت کی عقل کیفیت [illegible] ہندوستان کو کیا بتائیں ۔ کیوں بتائیں [illegible] حقوق کی بدولت یوں ہی اڑائے گا ۔ شادی بھی ہو گی [illegible] ابھی تک اطلاعات [illegible] کے وصال کا [illegible] مشاطہ حکومت کے خیالی

گذشتہ [illegible] کی زندگی [illegible] ہیں [illegible] ان کا [illegible] ہندوستان کے سر [illegible] ہوا [illegible] گیا ؟ [illegible] نہیں [illegible] اسمبلی میں [illegible] کی شناخت [illegible] جائے گی ۔ اس وقت میاں [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور ان قبروں پر پھول چڑھانے کی خدمت ادا کرنے کے بعد ایک طرف رو ٹھیں گے اور مشاطہ حکومت زر مصارف کو حاصل کرنے کے لیے ان کا ساتھ دے گی ۔

راقم [illegible] بقلم [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] غلط ۔ خدا [illegible]

رحم کے [illegible] ۔ کرم کے [illegible]

ہماری انگریزی حکومت کو دل لبھانے کے سبب سے [illegible] یاد ہیں ۔ ایران کا دل لبھانے کے واسطے خاص تدبیر [illegible] اختیار کی گئی [illegible] کا مسئلہ چھیڑا گیا اصل مقصود یہ ہے کہ ایران کی فضا میں انگریزی ہوائی جہازوں کو [illegible] اجازت لے ایک طرف سے [illegible] دوسری جانب [illegible] پیدا ہو جائے ۔ سوویٹ حکومت کا [illegible] ایران [illegible] کیوں [illegible] اپنی [illegible] کا دل یوں لبھانا چاہتے ہیں کہ [illegible] اس کے خلاف [illegible] ہے [illegible] اپنے دشمنوں کو خواہ وہ [illegible] عراقی [illegible] والی عراق [illegible] کا دل [illegible] لبھاتے ہیں کہ [illegible] ہماری تجارت یہاں پھیلی ہوئی ہے تیل کی حفاظت مقصود ہے [illegible] حفاظت [illegible] ہمارا [illegible] دوستی کا ساتھ ہے [illegible] اور [illegible] ہم [illegible] تمھاری [illegible] کرتے ہیں کوئی تمھاری طرف آنکھ اٹھا کے دیکھے [illegible] بے تکلف [illegible]

کرم [illegible]

کرم [illegible]

[illegible] کا دل یوں لبھایا گیا کہ [illegible]

قبائل پر صدر صاحب بن بم کے گولے برسا رہے تھے
اور ہم لیس پا ہی کی طرف زیادہ مائل ہے [illegible] اور ہم میں کیا
کیڑے پڑے ہیں جو ہم سے خطاب نہیں ہوتا ہے
کہ یہ بھی قبائل صدر صاحب میں آ گھسے اور [illegible] کو
پکڑ لیجانے لگے اگر ہم [illegible] کی حمایت
نہیں کر سکتے لیکن یہ ہمارے [illegible] ہیں ہم سے
[illegible] پاتے ہیں ہم صدر صاحب سے [illegible] ہے۔ بھلا
صاحب کا پاس تو کریں کو دنیا کو کیا منہ دکھائیں
لہٰذا اس [illegible] کا علاج یہی تھا کہ بجائے
حمایت کے [illegible] سے ان کا دل بھایا
اور تھا یہ جو جاپان کا صدر صاحب [illegible] ہے وہ
کرم کے گولے اچھی ترتیب برسائے۔
آگے [illegible] کی علامت گولے اور [illegible] میں تو
قلم کی علامت سانس اور [illegible] ہونی چاہیے۔
اس وقت ایشیا اور یورپ کے [illegible] رحم وکرم
میں اسیر [illegible] شفقت کی پرچھائیاں [illegible]
[illegible] کی [illegible] عنایت کے [illegible] کی حمایت
کی بدولت برس رہے ہیں۔ [illegible] نہیں ہو کوئی
شکایت کرے۔ [illegible] افغانستان اور جاپان کے سوا
اس وقت تمام ایشیا [illegible] مغرب [illegible] ہے
خصوصاً انگلستان کی [illegible] انتہا نہیں چین
عراق عرب ایران میں اسکی [illegible] کے [illegible]
سے ہیں۔ [illegible] اس رحم کے گولے اور کرم کے گولے
جواب کیا ہوتا ہے۔ [illegible] بہت جلد
[illegible] خدا نہ کرے یہ [illegible] پلٹ نہ پڑے۔
ہم تو ابھی خبر سناتے ہیں۔ کیا معنی کہ یہ والے
ہندوستان کے [illegible] رحم وکرم [illegible]
[illegible] سے [illegible]
ہندوستان کو بھگتنا پڑے گا۔ کرم کے [illegible] کے
واسطے [illegible] کی [illegible] کے واسطے
[illegible] پڑے گا صاحب [illegible]
[illegible] ہمارا حال یہ ہے کہ گھر میں نہیں دانے
بڑی اماں چلی بھنانے۔
آل پارٹیز کانفرنس نے [illegible] سوراج [illegible]
[illegible] طریق انتخاب اور حقوق سے بحث کی [illegible]

لیکن ہندوستان کے صدر صاحب کو تشنگی نہیں کیا
کہ شام [illegible] مصر ایران افغانستان [illegible]
کے [illegible] کا زور ہندوستان [illegible]
[illegible] اپنی زمین سے [illegible] کے لیے [illegible]
[illegible] انگریز [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی تحقیق ہو۔

[illegible] پردہ داری

ایک [illegible] پردے کے [illegible] ہے
[illegible] گھر کی [illegible]
[illegible] اور [illegible] کا [illegible]
[illegible] نے بی بی کو ایک [illegible] باندھ کر [illegible]
[illegible] نہیں تھی اگر [illegible] تو [illegible]
اتفاق کی بات کہ [illegible] پر [illegible]
[illegible] اس کی نگاہ بی بی پر پڑی [illegible] سے
[illegible] بی بی کی حالت پر افسوس کیا کہ پردہ داری کی
رگ [illegible] بی بی کی گردن میں [illegible]
[illegible] اور [illegible] سے [illegible]
زنانی [illegible] گھر کی [illegible] تو [illegible]
وہ [illegible] گھر [illegible] اور [illegible]
[illegible] مکان کا [illegible] کی گٹھریاں [illegible]
[illegible]
گورنر کے [illegible] کی راہ لی۔
گورنر: کہاں چلے؟
جابر: حضور کی خدمت میں۔
گورنر: یہ سامان کیسا ہے؟
تاجر: [illegible]
[illegible] کسی آدمی کے [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] نام ہے [illegible] سکین کے نام
[illegible] گٹھریاں رکھے اور [illegible] سے کام [illegible]
[illegible] نہیں۔ حضور [illegible] بھی ہیں [illegible] پردہ [illegible]
اسکی [illegible] التماس [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] حضور کی امانت میں حاضر ہیں [illegible]

جان آپ کو عنایت کر گئے ہیں [illegible] کرم [illegible]
گورنر: [illegible]
تاجر: [illegible] ایک [illegible] خلاف [illegible] ہے [illegible]
[illegible] اسرار [illegible] ہے [illegible]
[illegible] گھروں میں سرکاری [illegible] کی [illegible]
[illegible] ہے گی؟
[illegible] پیش [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
کہ آج پردہ داری کے معاملات بہت [illegible] پڑتے ہیں
[illegible] پردہ داری کی طرف توجہ بہت کم ہے [illegible]
[illegible] معاملات [illegible]
اس وقت [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] مناسب خیال [illegible] گردن کی [illegible]
کے [illegible] گھروں کی گٹھریاں [illegible]
[illegible] حوالے کر دیں۔ [illegible] حضرت کیا اصلاح ہے؟
([illegible] ایسوسی ایٹڈ پریس)

المختصرات

منشی رام [illegible] صاحب تمنا لکھنؤ کے شعرا میں ہیں آپ
[illegible] رسالے کے اڈیٹر [illegible] ایک [illegible]
[illegible] شعر [illegible]

ہم کو تمنا ہے عشق نے تمنا کر دیا
جستجو [illegible]

[illegible] کے [illegible] ہمت [illegible] مگر [illegible]
نے حضرت تمنا کی شاعری کو [illegible] بیماری [illegible]
[illegible] کرا [illegible] گئیں۔
بھاگ [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] بھاگ [illegible]
[illegible]
[illegible] بھاگ بھاگ۔
چونکہ ایک نمبر اودھ پنچ کا گذشتہ [illegible]

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

طلائے مغز گنجشک

[illegible]

قیمت فی بکس

۲۰ خوراک (عے)

ماء اللحم عنبری دوا آتشک خاص الخاص

[illegible]

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس ہدیۃً مفت

طلائے ممسک

[illegible]

قیمت فی شیشی

آٹھ روپیہ (للعہ)

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible]

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک معہ محصولڈاک پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا علاج مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس الاطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

زیبائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے — مینیجر دواخانہ معدن الادویہ گولہ گنج لکھنؤ — فہرست کلاں مفت طلب فرمایئے

نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible]

خلیم سید تیغ نواب صاحب بیت الشفا ر کیا (سہارم)

سچا ہمدم و دلی دوست

[illegible]

ویدیہ شاستری جام نگر کا ٹھیاواڑ

ایجنٹ اندرچند (جنرل مرچنٹ) کھنڈ کوچک لکھنؤ

پری مہک تیل

[illegible]

مختار احمد بجنوری مرچنٹ سوجود ہے

[illegible]

مجلدات اودھ پنچ ۲۴-۱۹۲۳ء

[illegible]

المشتہر: مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو [illegible]

[illegible]

دودھ کیسری [illegible]

بال سفا [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی و پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندرچند لکھنؤ

[illegible]

اودھ پنچ لکھنؤ ۲ ... — رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳ — جلد بست و دوم

شاعری جزو لیست از پیغمبری

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

ایک گراموفون کیطرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

سیاحت ظریف
یعنی
منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا
منظوم سفرنامۂ عراق
[illegible]
قیمت فی جلد ...
[illegible]
المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

حصہ دوم میں مصنف نے
اساتذہ فن کے علم سینہ
کو
علم سفینہ بنایا ہے

شرائط ایجنسی
(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) [illegible]
[illegible]
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا گوکی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے [illegible] سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جیسے کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو [illegible] یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایۂ ناز اسمیں جمع ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔
حصہ اول کی قیمت فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمۂ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لطف حیات کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ صفحہ ۱۷ اور ۱۸ کے درمیان لیتھو پر اشتہار ملاحظہ ہو۔